خیر الوسائل

الی

ضبط المسائل

مرتب

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب اوکاڑوی مدظلہ

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

پاکستان۔ فون ۵۴۴۹۶۵۱

نام کتاب : خیر الوسائل الی ضبط المسائل

مرتب : حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزر : حافظ محمد نعمان حامد (Mobile No 0303-6660074)

ناشر : مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

(Phone No. 061-544965)

ملنے کے پتے

- مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور
- مکتبۃ العلم، اردو بازار لاہور
- کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی
- قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی
- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی

ضروری گذارش: اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اگر اس کے باوجود کہیں کتابتی اغلاط نظر آئیں تو نشاندہی فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں ان کی تصحیح کی جاسکے۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین ....(ادارہ)

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وکفٰی والصلٰوۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی اٰلہ واصحابہ الاتقیاء وعلی من تبعھم الی یوم الدین من المحدثین والفقہاء. اما بعد۔

برادران اہل سنت والجماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ دنیا کے چند روزہ سفر میں تقریباً ہر انسان کو راہِ حق کی تلاش میں رہبروں کی ضرورت ہے اور رہزنوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو ہر دور میں علماء حقہ نے بڑے احسن طریقہ سے پورا فرمایا اور رہزنوں سے پوری حفاظت کر کے دین ہم تک پہنچایا، اب اس امانت کو بحفاظت آنے والی نسلوں تک منتقل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کیلئے دورِ حاضر میں بہت سے فرقے رکاوٹ ہیں جن کا مجموعی

مزاج یہ ہے کہ علماءِ حقہ سے لوگوں کو متنفر کر کے چند جہلاء کے پیچھے لگا دیا جائے نیز اسلام کے بنیادی اصولوں میں شکوک و شبہات ڈال دیئے جائیں تا کہ لوگ حق کو باطل اور باطل کو حق یقین کر لیں۔ ایسی رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے اس بات کی ضرورت تھی کہ اہل علم کے پاس دلائل کے کچھ ایسے ہلکے پھلکے ہتھیار ہوں جن سے وہ ہر وقت لیس رہیں اور اہل باطل کے دانت کھٹے کرنے میں ان کو زیادہ مشقت نہ اٹھانی پڑے، زیر نظر رسالہ ''خیر الوسائل'' میں انہیں ہتھیاروں کو آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ محنت نتیجہ خیز اور ثمر آور ثابت ہو مگر آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے آج کل ہر باطل فرقہ اپنے غلط استدلالات سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آیات واحادیث کا وہ مفہوم جو تواتر سے ہم تک پہنچا ہے اس کا انکار کر دیا جائے اور اس کے

مقابلہ میں لغت کی کتابوں سے نئے سے نئے مفہوم بیان کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ اسی طرح وہ روایات جو قرآنی آیات یا امت کے عمل متواتر سے یا متابعات و شواہدات سے مؤید ہیں ان کو ان تائیدی امور سے منقطع کر کے خلافِ اصولِ محدثین وفقہاء اس پر جرح کر دی جائے اور اس کے مقابلہ میں شاذ بلکہ منکر روایات کو عوام میں یہ کہہ کر پھیلایا جائے کہ آج تک علماء کو ان روایات کا علم نہیں ہوا یا علم کے باوجود ان روایات سے عوام کو جاہل رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم عوام کی خدمت میں صدیوں سے پوشیدہ اس خزانے کو پیش کر کے دین کی وہ خدمت کر رہے ہیں جو آج تک کسی عالم نے نہیں کی حالانکہ ان باطل فرقوں کی یہ محنت حضور اقدس ﷺ کی اس پیشین گوئی کا مصداق ہے جس کو حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اقدس ﷺ سے بایں الفاظ نقل فرمایا کہ

يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم

من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا ابائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم ج ا، ص ۱۰) یعنی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں بہت فریب کرنے والے اور انتہائی جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس بعض ایسی احادیث لائیں گے جن کو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے سنا تک نہ ہوگا (چہ جائیکہ معمول بہا ہوں) پس تم ان کو اپنے قریب نہ آنے دینا اور خود ان کے قریب نہ جانا، وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کردیں۔ اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا کہ معمول بہا احادیث کے مقابلہ میں متروک روایات کے معاشرہ میں پھیلانے سے گمراہی اور فتنے پیدا ہوں گے ان گمراہیوں اور فتنوں سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ جو روایات عملاً متواتر ہیں ان کو مضبوطی سے پکڑا جائے۔ واضح رہے کہ امت جس روایت کو عملاً قبول کرلے

محدثین کے ہاں بھی وہ قبول ہوتی ہے ایسی روایات کی اسناد پر بحث خلافِ اصول ہے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ متوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں یحکم للحدیث بالصحة اذا تلقاه الناس بالقبول وان لم یکن له اسناد صحیح (تدریب الراوی ص۲۹) کہ بعض محدثین کا فرمان ہے کہ جب کسی حدیث کو لوگ قبول کرلیں تو اس حدیث کے صحیح ہونے کا حکم لگا دیا جاتا ہے اگرچہ اس کی سند صحیح نہ ہو، اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ما تلقتها الكافة عن الكافة غنوا بصحتها عندهم عن طلب الاسناد لها (اعلام الموقعین ص۲۰۲ ج۱) یعنی جس روایت کو ایک طبقہ دوسرے طبقہ سے قبول کرتا آئے تو لوگ اس کی صحت کے بارہ میں اپنے ہاں اس کی سند کے طلب کرنے سے بے پرواہ ہوجاتے ہیں، اس کی مثال میں ابن قیم نے حدیث معاذؓ اجتهد برأیی کے ساتھ لا وصية لوارث اور

سمندر کے بارہ میں ھوالطھور ماءہ والحل میتہ نیز اذا اختلف المتبایعان والسلعة قائمة تحالفا وترادّا البیع اور الدیة علی العاقلة روایات پیش کی ہیں کہ ان کی اسناد اگرچہ صحیح نہیں مگر تلقی امت بالقبول کی وجہ سے ان کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح متواتر روایات کیلئے بھی صحیح حدیث والی شرائط ضروری نہیں چنانچہ علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں المتواتر فانه صحیح قطعاً ولا یشترط فیه مجموع هذه الشروط (تدریب الراوی ص۳۰) اور دوسری جگہ فرماتے ہیں ولذلک یجب العمل به من غیر بحث عن رجاله (تدریب الراوی ص۱۰۴ ج۲) یعنی خبر متواتر کے یقینی ہونے کی وجہ سے اس پر عمل کرنا واجب ہے بغیر اس کے راویوں کی بحث کرنے کے۔ اسی طرح ابو الحسن بن الحصار تقریب المدارک شرح مؤطا مالک میں فرماتے ہیں قد یعلم الفقیه صحة الحدیث اذا لم

یکن فی سنده کذاب بموافقة آیة من کتاب الله او بعض اصول الشریعة فیحمله ذلک علی قبوله والعمل به (تدریب الراوی ص ۳۰ ج ۱) یعنی بعض اوقات فقیہ حدیث کی صحت کو آیتِ قرآنی یا بعض اصول شریعت کی موافقت سے پہچانتا ہے بشرطیکہ اس کی سند میں کوئی کذاب راوی نہ ہو تو یہ بات اس کو اس حدیث کے قبول اور اس پر عمل کرنے پر برانگیختہ کرتی ہے۔ ترمذی شریف کا مطالعہ کرنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ وہ بہت سے مقامات پر ایک حدیث پر ضعفِ سند کا حکم لگا کر فرماتے ہیں والعمل علی ھذا یعنی عمل اس پر ہے اور بسا اوقات ایک حدیث کو صحیح قرار دے کر فرماتے ہیں کہ اس پر عمل نہیں معلوم ہوا کہ اسنادی تصحیح و تضعیف تلقی بالقبول کے مقابلہ میں قابلِ قبول نہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں وما خالف القرآن والمتواتر من السنة وجب تأویله وان لم یقبل

التأويل كان باطلاً (انباء الاذکیا، ص ۱۳)

یعنی جو خبر واحد قرآن پاک اور سنتِ متواترہ کے خلاف ہو تو اس کی تاویل واجب ہے اور اگر وہ تاویل کو قبول نہ کرے تو باطل قرار پائے گی۔ اسی طرح اگر ایک ضعیف روایت کی تائید دوسری ضعیف روایت سے ہو جائے تو اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالہ میں تقریباً ہر مسئلہ میں قرآنِ پاک کی تائید ایک ایک آیت سے ذکر کر دی ہے پھر ان روایات پر کم از کم اس علاقہ کا متواتر عمل ہے اور پھر ہر مسئلہ میں ایک سے زائد روایات ذکر کر دی ہیں ان امور کی موجودگی میں اسنادی صحت بطریقِ محدثین کی ضرورت نہیں رہتی تاہم ہم نے اکثر مقامات پر محدثین سے تصحیح بھی نقل کر دی ہے۔ بخاری اور مسلم شریف کی روایت کی تصحیح نقل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی کیونکہ یہ تو آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا مصداق ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا نعیم احمد صاحب، مالک مکتبہ امدادیہ ومدرس جامعہ خیر المدارس کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اس کتابچہ کو شائع کر کے طلبہ وطالبانِ حق کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

کتبہ: محمد انور اوکاڑوی

مسئول شعبہ التخصص فی الدعوۃ والارشاد

جامعہ خیر المدارس ملتان

(۱) توحیدِ باری تعالیٰ

آیت: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (پ۲، سورۃ البقرۃ، رکوع نمبر ۱۹، آیت نمبر ۱۶۳)

ترجمہ: اور جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، رحمٰن ہے رحیم ہے۔

حدیث نمبر ۱: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَا مَعَاذُ! اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا.

(بخاری ص ۱۰۹۷، ج ۲، باب ما جاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امته الیٰ توحید اللّٰہ تبارکت اسماؤہٗ وتعالیٰ جدّہ)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ! آپ کو معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض

کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

حدیث نمبر۲: عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما عن النبی ﷺ قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ عَلٰی اَنْ یُوَحَّدَاللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ.

(مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۳۲ باب ارکان الاسلام ودعائمہ العظام)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ایک یہ کہ اللہ کی توحید اختیار کرنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔

حدیث نمبر۳: عن عثمان رضی اللّٰہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۱)(بابِ الدلیل علی ان مَنْ مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعاً)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مرا اس حالت میں کہ وہ یقین رکھتا تھا اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲) عقیدۂ ختم نبوت

آیت: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۔

(پ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۰، رکوع نمبر ۵)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی حازم قال قاعدت ابا هريرة رضی الله عنه خمس سنين فسمعتُهُ يحدّث عن النبی ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ.

(بخاری شریف ص۴۹۱، ج۱، باب ما ذكر عن بنی اسرائيل، مسلم ص۱۲۶، ج۲، باب الامام جنة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل نگرانی کرتے تھے ان کی انبیاؑ جب کبھی ایک نبی دنیا سے

چلا جاتا تو اس کے بعد اور نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور عنقریب خلفاء ہوں گے پس وہ بہت ہوں گے۔

حدیث نمبر ۲ : عن ثوبان رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِىٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ (باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون) (ترمذی ص ۴۵، ج ۲) ھذا حدیث صحیح وبمعناہ فی البخاری عن ابی ھریرۃ ص ۵۰۹.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں تیس بہت جھوٹے پیدا ہوں گے سارے کے سارے یہ گمان کرتے ہوں گے کہ وہ نبی ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۳ : عن سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ اَنَّہٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ.

(بخاری ص ۶۳۳، ج ۲، باب غزوۃ تبوک و مسلم باب من فضائل علی بن ابی طالب ص ۲۷۸، ج ۲) واللفظ لمسلم

ترجمہ: حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت علیؓ (کرم اللہ وجہہ) سے فرمایا کہ آپ کا مقام میرے ہاں ایسے ہے جیسے ہارونؑ کا مقام ہے موسیٰؑ کے ہاں مگر بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔

(۳) عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام

آیت مبارکہ : اِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ

مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ.

(پ۳، سورۃ آل عمران، رکوع نمبر۶، آیت نمبر۵۵)

ترجمہ: جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰؑ میں لے لوں گا
تجھ کو اور تجھ کو کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو
ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جو منکر ہیں روز قیامت تک۔

حدیث نمبر ۱ : اَنَّ ابا هريرة رضی اللّٰه
عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا
نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ

(بخاری ص ۴۹۰، ج۱، باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کس قدر عزت افزائی ہوگی

جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

حدیث نمبر۲ : عن نواس بن سمعان رضی الله عنه قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَالْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دَمِشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ. (باب ذکر الدجال، مسلم، ص۴۰۱، ج۲)

ترجمہ: حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب بھیجیں اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ بن مریم کو پس وہ دمشق کے مشرقی روشن منارہ پر دو چادروں کے درمیان اتریں گے اس حالت میں کہ رکھنے والے ہوں گے اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے پروں پر۔

حدیث نمبر ۳ : عن محمد بن یوسف بن عبدالله بن سلام عن ابیه عن جده قال مَكْتُوْبٌ

فِی التَّوْرَاةِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. (باب بلا ترجمہ بعد باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث حسن غریب، ترمذی ص۲۰۲، ج ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور حضرت عیسیٰ دفن کیے جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس ابو مودود نے فرمایا کہ روضۂ مطہرہ میں ایک قبر کی جگہ بچی ہوئی ہے۔

(۴) عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

آیت مبارکہ: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.

(پ ۲، سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۴)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں مت کہو کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم حواس سے ادراک نہیں کر سکتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ میرا نو قسمیں کھا کر یہ کہنا کہ حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہوئے ہیں اس سے بہتر ہے کہ ایک قسم کھا کر کہوں کہ قتل نہیں ہوئے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبی بنایا اور آپ کو شہید بنایا (مسند ابویعلیٰ ص ۱۰۲)

حدیث نمبر ۱: عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

(ابن ماجہ، ص ۱۱۸، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم اسناد جید مرقات ص ۲۴۲، جلد ۳، رجالہ ثقات لکنہ منقطع القول البدیع ص ۱۶۴ رجالہ ثقات سراج منیر ص ۲۸۲، تہذیب التہذیب ص ۳۹۸، جلد ۳)

ترجمہ: رسولِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا زمین پر کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲ : عن ابی هریرة رضی الله عنه قال ان رسول الله ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَىَّ اِلَّا رَدَّاللّٰهُ عَلَىَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

(ابوداؤد ص ۲۷۹، ج ۱، باب زیارة القبور اسناده حسن سراج منیر ص ۲۰۹ ج ۴)
وصححه النووی فی الاذکار (تفسیر ابن کثیر ص ۵۰۹، ج ۵)

ترجمہ: رسولِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی ایک مسلمان کہ وہ مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ میں لوٹا دیتے ہیں تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

حدیث نمبر۳ : عن انسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ.

(حیات انبیاء بیہقی بحوالہ شفاء السقام ص۱۸۰، صحیح البانی سلسلۃ الاحادیث، ص۵۶۰) صحیح مرقات ص ۲۴۱، ج ۳ سراج منیر ص۲۵۶ جلد۲ فیض القدیر ص۱۸۴ جلد۳

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۵) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

آیت مبارکہ: وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ. اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ.

(پ۲۶، سورۃ حجرات، آیت نمبر۷)

ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل و انعام سے راہ راست پر ہیں۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی سعیدؓ الخدری رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ

صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ (بخاری شریف ص ۵۱۵، ج ۱، باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسلم ص ۳۰۸، ج ۲)

ترجمہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ جس میں لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی پس کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابیؓ رسولؐ ہے پس وہ جواب دیں گے "ہاں جی" پس ان کو فتح نصیب ہوگی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک گروہ لوگوں میں سے جہاد کرے گا پس کہا جائیگا ان کو کہ کیا تم میں کوئی تابعیؒ ہے۔ پس وہ جواب دیں گے "جی ہاں" پس فتح دی جائیگی ان کو۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک گروہ لوگوں میں سے جہاد کرے گا پس پوچھا جائیگا انؑ سے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے تابعی کی زیارت کی ہو (یعنی

تبع تابعی) پس وہ جواب دیں گے کہ موجود ہے۔ پس فتح دی جائے گی ان کو۔

حدیث نمبر۲: عن ابی سعیدؓ الخدری رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ.

(متفق علیہ، بخاری باب فضائل اصحاب النبی ﷺ ص ۵۱۸، ج ۱)

ترجمہ: سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو برا بھلا مت کہو پس تم میں کا ایک آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی ایک کے ایک صاع یا نصف صاع کے اجر کو نہیں پہنچ سکتا۔

حدیث نمبر۳: عن جابرٍ رضی اللہ عنه

یقول سمعت النبی ﷺ یَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ (رواہ الترمذی، باب فضل من رای النبی ﷺ وصحبہ ص ۲۲۵، ج ۲) ہذا حدیث حسن غریب۔

ترجمہ: سرورکون ومکان ﷺ والسلام علی اصحابہ واتباعہ الی یوم القیامۃ نے ارشاد فرمایا آگ کسی مسلمان کو ہرگز نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا (یعنی صحابی اور تابعی کو)

(۶) مقام خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حدیث نمبر ۱: عن عرباض بن ساریۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ.

(قال الترمذی حدیث حسن صحیح باب الاخذ بالسنۃ ص ۹۶،

ج ۲، ابن ماجۃ ص ۵، باب اتباع سنۃ الخلفاءِ الرّاشدین)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا میری سنت کو لازم پکڑو اور خلفاء راشدین مھدیین کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوط پکڑو داڑھوں کے ساتھ۔

حدیث نمبر ۲: من حدیث انس انه صلی الله علیه وسلم قال اَرْبَعَةٌ لَا یَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِیْ قَلْبِ مُنَافِقٍ وَلَا یُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَبُوْبَکْرٍؓ وَعُمَرُؓ وَعُثْمَانُؓ وَعَلِیٌّؓ.

(ابن عساکر ور السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ ص ۱۲۸)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں کہ ان کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی اور ان سے محبت تو مومن ہی کرے گا یعنی ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ۔

حدیث نمبر ۳: عن جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّ اللّٰهَ اِخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ سِوَیٰ النَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاخْتَارَ لِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَرْبَعَةً اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیًّا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِیْ.

(رواه البزار ورجاله ثقات مجمع الزوائد ص۱٦، ج۱۰)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالمین میں سے پسند فرمایا سوائے انبیاء اور رسولوں کے اور پسند کیا میرے لیے میرے صحابہ میں سے چار کو یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ اور علیؓ، پس بنادیا ان کو میرے ساتھی۔

(۷) شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱: عن ابی هریرة رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبُوبَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ. (ترمذی ص ۲۰۷، ج ۲۔ باب بلا ترجمہ بعد باب مناقب ابی بکر الصدیقؓ، حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے ہر کسی کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابو بکرؓ کے کہ بیشک ہمارے اوپر اس کا احسان باقی ہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت میں عطا

فرمائیں گے اور ہمیں کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع حضرت ابو بکرؓ کے مال نے پہنچایا۔ اگر میں کسی کو خاص دوست بناتا تو حضرت ابو بکرؓ کو بناتا۔ آگاہ رہو تمہارے نبیؐ کے خاص دوست اللہ تعالیٰ ہیں۔

حدیث نمبر ۲ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ۔ (ترمذی ص ۲۰۸، ج ۲. باب بلا ترجمہ بعد باب مناقب ابی بکرؓ الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث غریب)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ کسی قوم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ ان میں ابو بکرؓ موجود ہوں اور ان کی امامت ابو بکرؓ کا غیر کرائے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ
اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ.
(هذا حدیث حسن غریب صحیح) ترمذی ص ۲۰۸، ج ۲،
باب بلا ترجمه بعد باب مناقب ابی بکر الصدیقؓ)

ترجمہ: حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ سے کہ آپ میرے ساتھی ہوں گے حوض پر اور غار میں۔

(۸) شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱: عن عائشة رضی اللّٰه عنها عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ کَانَ یَکُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ.

(مسلم باب فضائل عمر ص۲۷۶، ج۲، حدیث حسن

صحیح ترمذی ص۲۱۰، ج۲ واللفظ لمسلم) (رواہ البخاری عن ابی ہریرۃؓ معناہ ص ۵۲۱)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں ملہم لوگ ہوتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن الخطاب ان میں سے ہے۔

حدیث نمبر ۲: عَنْ عقبة بن عامر رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرُؓ بْنَ الْخَطَّابِ.

(ترمذی شریف، هذا حدیث حسن غریب ص۲۰۹، ج۲، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه)

ترجمہ: حضورِ اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتے۔

حدیث نمبر ۳: عن انس رضی اللّٰه عنه ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب.

(ترمذی ص ۲۰۹، ج ۲، باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطابؓ ھذا حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: نبی اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو پس میں نے ایک محل کے ساتھ اپنے آپ کو پایا جو سونے کا تھا۔ پس میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے۔ پس میں سمجھا کہ وہ میں ہوں۔ پس میں نے پوچھ بھی لیا کہ وہ کون ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ وہ عمر بن خطاب ہیں۔

(۹) شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱: عن طلحة بن عبیداللّٰه رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ.

(حدیث غریب، ترمذی شریف ص۲۱۰، ج۲، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کیلئے رفیق (دوست) ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہوگا۔

حدیث نمبر ۲: عنْ انس بن مالک رضی اللّٰه عنه قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلٰی الْاُخْرٰی فَكَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِنْ اَیْدِیْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ (هٰذا حدیث حسن صحیح غریب، ترمذی ص ۲۱۱، مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا اور حضرت عثمانؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر مکہ والوں کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا کہ لوگوں نے حضور علیہ السلام سے بیعت کی۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام کیلئے گیا ہے لہٰذا آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ مبارک کو دوسرے ہاتھ پر رکھا پس ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بہتر حضرت عثمان کیلئے

دوسرے صحابہ کے ہاتھوں سے ان کی اپنی ذاتوں کیلئے۔

حدیث نمبر۳: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ . (بخاری ص۵۲۲، ج۱، باب مناقب عثمان)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص بیئر رومہ کو خرید کر عام کر دے اس کیلئے جنت ہوگی۔ پس اس کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر عام کر دیا اور یہ بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص جیش عسرہ کو سامان مہیا کرے اس کیلئے جنت ہے۔ پس یہ سامان حضرت عثمانؓ نے مہیا فرمایا۔

(۱۰) شان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر۱: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ

وسلم لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ.

(بخاری ص ۵۲۵، ج ۱، باب مناقب علی بن ابی طالب)

ترجمہ: حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے۔

حدیث نمبر ۲: عَنْ اُمِّ سلمۃ رضی اللّٰہ عنہا قَالَتْ کان رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ (رواہ احمد والترمذی حدیث حسنٌ غریب باب بلا ترجمۃ بعد باب مناقب علی رضی اللّٰہ عنہ ص ۲۱۳، ج ۲)

ترجمہ: ام سلمہ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک ﷺ فرماتے تھے کہ منافق حضرت علی سے محبت نہیں کرے گا اور مومن حضرت علی سے بغض نہ رکھے گا۔

حدیث نمبر۳: قَالَ عمر رضی اللّٰہ عنہ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَنْہُ رَاضٍ (اَیْ عَنْ عَلِیِّ رضی اللّٰہ عنہ، بخاری ص۵۲۵، ج۱)

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب دنیا سے تشریف لے گئے اس حال میں کہ آپ ﷺ حضرت علیؓ سے راضی تھے۔

(۱۱) شان حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

حدیث نمبر۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْد رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ.

(ترمذی، حدیث صحیح حسن ص۲۱۷، ج۲، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب)

ترجمہ: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث نمبر۲: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا.

(حدیث صحیح، ترمذی ص۲۱۸، ج۲، مناقب الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

حدیث نمبر۳: عن البراء رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا

(هذا حدیث حسن ترمذی ص۲۱۸، ج۲، باب مناقب الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا پس فرمایا اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس آپ بھی ان کو محبوب بنالیں۔

(۱۲) شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر۱: عن عبدالرحمٰن بن ابی عمیرة رضی اللّٰه عنه وکان من اصحابِ رسول اللّٰه ﷺ عن النبی ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ.

(هذا حدیث حسن غریب، ترمذی ص ۲۲۴)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے حق میں ارشاد فرمایا اے اللہ اس کو ہادی اور مھدی بنا اور اس کے ذریعے

ہدایت دے۔

حدیث نمبر۲: عن مسلمة بن مخلد ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم دعا لمعاوية رضی الله عنه فقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِهِ سُوْءَ الْعَذَابِ.

(تطهير الجنان ص١٦) مجمع الزوائد منبع الفوائد ص٣٥٦، ج ٩، مرسل و رجاله وثقوا)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے دعا فرمائی پس فرمایا کہ اے اللہ اس کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرما۔ اور شہروں میں اس کو استقرار عطا فرما اور اس کو برے عذاب سے بچا۔

حدیث نمبر۳: عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنه اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدِى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(رواه الطبرانی واسناده حسن، مجمع الزوائد ص۳۵۷، ج ۹) (باب ماجاء فی معاویة بن ابی سفیانؓ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓو سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کتابت کا کام سرانجام دیتے تھے۔

(۱۳) حجیت حدیث

آیت مبارکہ: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

(پ۵، سورۃ النساء، رکوع ۵، آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہیں۔

حدیث نمبر ۱: عن عبداللّٰه بن عمرو قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ.

(قال النووی هذا حدیث صحیح، مشکوٰۃ ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا۔

حدیث نمبر۲: عن مالک بن انس مرسلا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ. (رَوَاهُ فی المؤطا، مشکوٰۃ ص ۳۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ کا پاک ارشاد ہے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ہرگز تم گمراہ نہیں ہوسکتے جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے۔ یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ۔

حدیث نمبر۳: عن عرباض بن سارية رضی الله عنه يقول قال رسول الله ﷺ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

(ابن ماجه ص ۵، باب اتباع الخلفاء الراشدين)

(حديث حسن صحيح، ترمذی ص ۹۶)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے خلفاء راشدینِ مھدیین (یعنی جو رشد والے اور ہدایت یافتہ ہیں) کی سنت کو اور ان کو دانتوں سے مضبوط پکڑو۔

(۱۴) حجیت اجماع

آیت مبارکۃ: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (پ۵، ع۱۴، سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو مخالفت کرے رسول اللہ کی جبکہ کھل چکی ہے اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو اسی طرف جو اس نے اختیار کی۔ اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

حدیث نمبر ۱: فی حدیثٍ طویلٍ عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ.

(بخاری شریف ص ۵۰۹، ج ۱، باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت کولازم پکڑ اور ان کے امام کو۔

حدیث نمبر۲: عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ.

(ھٰذا حدیث غریب ترمذی ص ۳۹، ج ۲، باب فی لزوم الجماعہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں جمع کریں گے میری امت کو یا فرمایا کہ محمد ﷺ کی امت کو گمراہی پر اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے اور جو شخص علیحدگی

اختیار کرے گا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حدیث نمبر۳: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُفَارِقُ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً (بخاری کتاب الاحکام ص۱۰۵۷، ج ۲، باب السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی جدائی اختیار کرکے مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(۱۵) حجیت قیاس

آیت مبارکہ: فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔

(پ ۲۸، سورۃ الحشر ع ۴، آیت ۲) الاعتبار ھو القیاس (تفسیر اکلیل)

ترجمہ: سو عبرت پکڑو اے آنکھوں والو!

حدیث نمبر۱: عن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ فَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ.

(باب اجر الحاکم اذا اجتھد، بخاری ص۱۰۹۲، ج۲۔ مسلم ص۷۶، ج۲)

ترجمہ: رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی حاکم فیصلہ کرے پس خوب کوشش کرے پس ٹھیک فیصلہ کرلیا تو اس کے دو اجر ہیں اور اگر فیصلہ کیا پوری کوشش سے لیکن فیصلہ میں خطا ہوگئی تو اس کے لیے ایک اجر ضرور ہے۔

حدیث نمبر۲: عن ابن عباسٍ رضی اللّٰہ عنھما اَنَّ اِمْرَأَۃً جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَتْ

کو بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حق کی ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

حدیث نمبر۳: عن ام سلمة رضی اللّٰہ عنها عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِالرَّأْیِ فِیْمَا لَمْ یَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْہِ.

(ابوداؤد، ص۵۰۵، ج۲، طبع میر محمد کتب خانہ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے ہی فیصلہ کروں گا جن کے بارے میں مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا۔

(۱۶) فضائلِ فقہ

آیت مبارکه: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْھُمْ طَائِفَةٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ.

(سورۃ توبہ، پ۱۱، ع۱۴، آیت نمبر۱۲۲)

ترجمہ: سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک ایک چھوٹی جماعت جہاد میں جایا کرے تاکہ باقی ماندہ لوگ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں۔

حدیث نمبر۱: عن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ.

(باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق، بخاری شریف ص۱۰۸۷، ج۲)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ نے حضور علیہ السلام کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا معاملہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر۲: قال عمرؓ بن الخطاب

رضی اللّٰہ عنہ لَا یَبِعْ فِیْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّہَ فِی الدِّیْنِ (ترمذی، ھٰذا حدیث حسن غریب ص۱۱۰، ج۱، باب فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار کا تاجر وہ ہو سکتا ہے جو فقہ کا علم رکھتا ہو۔

حدیث نمبر۳: عن عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَیْنِ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَقَالَ کِلَاھُمَا عَلٰی خَیْرٍ وَاَحَدُھُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِہٖ اَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَدْعُوْنَ اللّٰہَ وَیَرْغَبُوْنَ اِلَیْہِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاھُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَھُمْ وَاَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْہَ اَوِالْعِلْمَ وَیُعَلِّمُوْنَ الْجَاھِلَ فَھُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ

مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ.

(رواه الدارمی بحواله مشکوٰۃ ص ۳۶، کتاب العلم)

ترجمہ: حضور ﷺ کا مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر سے گزر ہوا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں بھلائی پر ہیں۔ اور ایک مجلس دوسری سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ بہرحال یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو عطا کریں گے اور اگر چاہیں گے تو کچھ نہ دیں گے لیکن یہ لوگ پس یہ فقہ کا علم حاصل کرتے ہیں اور جاہل کو علم سکھاتے ہیں۔ پس یہ تو افضل ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اس مجلس (یعنی فقہ) کی مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔

(۱۷) ضرورتِ تقلید

آیت مبارکہ: فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْن. (پ۱۴، ع۱۲، سورۃ النحل، آیت نمبر۴۳)

ترجمہ: سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے اگر تم کو معلوم نہیں۔

حدیث نمبر ۱: عن حذیفة رضی الله عنه قال رسول الله ﷺ اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنِ مِنْ بَعْدِی اَبِیْ بَکْرٍؓ وَعُمَرؓ.

(ترمذی، حدیث حسن ص ۲۰۷، ج۲، مناقب ابی بکر)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی تقلید کرنا۔

حدیث نمبر ۲: هُذَیْلُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ رحمه الله یَقُوْلُ سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰی رضی الله عنه اِلٰی اَنْ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَا مُوْسٰی فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ مَادَام

هٰذَا الْحَبْرُ فِیْکُمْ.

(بخاری ص۹۹۷، ج۲، باب میراث ابنة ابن مع ابنة)

ترجمہ: ھُذَیل بن شرحبیلؒ فرماتے تھے کہ حضرت ابوموسیٰؓ سے سوالات کیے گئے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پس ہم نے ان کو خبر دی ابن مسعودؓ کے فرمان کی۔ تو ابوموسیٰؓ نے فرمایا کہ جب تک یہ علم کا سمندر تم میں موجود ہے تم مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔

حدیث نمبر۳: عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہؓ قَالَ اَتَتْ اِمْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَابَکْرٍ.

(بخاری ص ۵۱۶، ج ۱، باب بلا ترجمه بعد لو کنتُ متخذاً خلیلاً)

ترجمہ: جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور علیہ السلام کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ پھر کبھی آنا تو اس عورت نے کہا کہ حضرت آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں گویا کہ موت کی طرف اشارہ کر رہی تھی تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو آئے اور مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

(۱۸) ردِّ بدعت

آیت مبارکه: وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ.

(پ ۱۵، ع ۱۶، سورۃ الکھف، آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے۔

حدیث نمبر۱: عن ابراهیم بن میسرة رحمهما الله قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ.

(رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا، بحواله مشکوٰة ص ۳۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی تو پس اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔

حدیث نمبر۲: عن جابر رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم امابعد فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

(مسلم ص ۲۸۴، ج ۱، کتاب الجمعة)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور راستوں میں سے بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور کاموں میں

سے براترین کام بدعات ہیں۔اور ہر بدعۃ گمراہی ہے۔

حدیث نمبر۳: عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالت قال النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ (بخاری شریف ص ۳۷۱، ج ۱، باب اذا اصطلحوا علی صُلح لجورٍ فھو مَرْدُوْدٌ)

ترجمہ: حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو کہ اس دین میں سے نہ تھی پس وہ مردود ہے۔

(۱۹) اثبات وسیلہ بالذات

آیت مبارکہ: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ. (پ۶، ع۱۰، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور ڈھونڈو

اس تک وسیلہ۔

حدیث نمبر۱: عن عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلاً ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُعَافِیَنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قَالَ فَادْعُہُ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَتَوَضَّأَ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ وَیَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ.

(قال الترمذی حسن صحیح، ص۱۹۸، باب فی دعاءِ النبی وتعوذہٖ فی دبر کل صلٰوۃ)

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک

نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا پس کہا کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھیں درست کردیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر پس صبر کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ اس نے کہا جی بس آپ دعا فرمادیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پس حضور ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ وضو کرلے اور اچھی طرح اپنا وضو کرے اور یہ دعا مانگے۔ ''اے اللہ بے شک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوتا ہوں میں تیری طرف تیرے نبی یعنی محمد ﷺ جو رحمت والے نبی ہیں کے وسیلہ سے بے شک میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں تاکہ پوری کی جائے میرے لیے اے اللہ میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

حدیث نمبر۲: عن علیؓ بن ابی طالب قَالَ

قَدِمَ عَلَیْنَا اَعْرَابِیٌّ بَعْدَ مَا دَفَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَرَمٰی بِنَفْسِهٖ عَلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم
وَحَثَا مِنْ تُرَابِهٖ عَلٰی رَأْسِهٖ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قُلْتَ فَسَمِعْنَا قَوْلَكَ وَوَعَيْتَ عَنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
وَوَعَيْنَا عَنْكَ وَفِيْمَا اُنْزِلَ عَلَيْكَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ
ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
(الآية) وَقَدْ ظَلَمْتُ وَجِئْتُكَ تَسْتَغْفِرُلِیْ
فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّهٗ قَدْ غُفِرَ لَكَ.

(وفاء الوفاء، ص ۱۳۶۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک دیہاتی آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفون ہو جانے کے تین دن بعد۔ پس وہ قبر نبی علیہ السلام پر گر پڑا اور اس نے قبر کی مٹی کو اپنے سر پر مل لیا اور کہا اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا اور ہم

نے سن لیا آپ کی بات کو اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ بات محفوظ کی اور ہم نے آپ سے یہ بات محفوظ کر لی اور اس وحی میں سے جو آپ پر نازل کی گئی یہ بھی ہے کہ ''اگر وہ بے شک جب ظلم کر کے اپنے نفسوں پر آ جائیں آپ کے پاس پس گناہوں کی معافی مانگ لیں اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کے رسول بھی ان کے لئے معافی مانگ لیں البتہ پائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا''۔ اور تحقیق میں نے ظلم کر لیا اور اب آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں آپ میرے لیے استغفار کریں۔ پس قبر مبارک سے آواز دی گئی کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

حدیث نمبر۳: عن مالک الدار قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ اِسْتَسْقِ اللّٰہَ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا فَاَتَاہُ رُسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ اِئْتِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہ فَاَقْرِاْہُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْہُ اِنَّھُمْ مُسْقَوْنَ وَقُلْ لَہٗ عَلَیْکَ الْکِیْسَ الْکِیْسَ فَاَتَی الرَّجُلُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَخْبَرَہٗ فَبَکٰی عُمَرُ رضی اللّٰہ عنہ ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ مَا آلُوْ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْہُ (وفاء الوفاء ص ۱۳۷۴)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑ گیا۔ پس ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب آیا۔ پس فرمایا اے اللہ کے رسول اپنی امت کیلئے بارش کی دعا کیجئے پس بے شک وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ پس وہ شخص سویا تو حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو ﴿حضرت﴾ عمرؓ کے

پاس جا اور اس کو سلام کہہ اور اس کو خبر دے کہ بے شک وہ بارش برسائے جائیں گے اور (حضرت) عمرؓ کو یہ کہنا کہ دانائی کو لازم پکڑو پس وہ آدمی (حضرت) عمرؓ کے پاس آیا اور ان کو یہ ارشاد عالی سنایا پس (حضرت) عمرؓ زار و قطار رو پڑے پھر فرمایا اے اللہ نہیں کوتاہی کی میں نے مگر اس چیز میں کہ جس سے میں عاجز آ گیا۔

(۲۰) اثباتِ عذابِ قبر

آیت مبارکہ: وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ. اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا. وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ. (پ۲۴، ع۱۰، سورۃ المومن، آیہ نمبر ۴۶-۴۵)

ترجمہ: اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب۔ وہ آگ ہے کہ دکھلا دیے جاتے ہیں صبح اور شام اور جس دن قائم

ہوگی قیامت تو حکم ہوگا داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں۔

حدیث نمبر ۱: عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا اَنَّ یَھُوْدِیَةً دَخَلَتْ عَلَیْھَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (بخاری شریف، باب ما جاء فی عذاب القبر ص ۱۸۳، ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی پس اس نے قبر کے عذاب کا تذکرہ کیا۔

اس نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے تجھے پناہ میں رکھے تو حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا ہاں قبر کا عذاب حق ہے۔

حضرت عائشہ طاہرہ طیبہؓ نے فرمایا، اس کے بعد میں نے ہمیشہ حضور ﷺ کو دیکھا کہ جب کبھی نماز پڑھی تو عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

حدیث نمبر۲: عن ابی سعیدؓ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ.

(ترمذی ص ۷۳، ج ۲، ابواب القیمۃ) (حدیث غریب)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ قبر تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

حدیث نمبر۳: عن ابی بردةَ عن ابیه قَالَ

لَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَاخَاهُ

فَقَالَ عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ (بخاری ص ۱۷۲، ج ۱، باب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء اهله)

ترجمہ: حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ تکلیف میں مبتلا کیے گئے تو حضرت صہیبؓ فرما رہے تھے کہ ہائے ہمارے بھائی (یعنی افسوس کر رہے تھے) پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میت کو اس کے کنبہ قبیلہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱) قرآن وسنت میں قبر زمینی گڑھے کا نام ہے

آیت مبارکہ: وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ (سورۃ توبہ، آیت ۸۴)

ترجمہ: آپ عبداللہ بن ابی منافق کی قبر پر مت کھڑے ہوں۔

نوٹ: حضور ﷺ عبداللہ بن ابی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے تھے۔

حدیث نمبر۱: عن انس بن مالکؓ ان رسول اللہ ﷺ قال ان العبد اذ وضع فی قبرہ وتولّٰی عنہ اصحابہ انہ یَسْمَعُ قرعَ نِعالھم اتاہ ملکان الخ (بخاری ص۱۸۳-۱۸۴، باب ماجاء فی عذاب القبر)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے لوٹتے ہیں یقیناً وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سُن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

حدیث نمبر۲: عن ابن عباسؓ قال مر النبی ﷺ علی قبرین فقال انهما لیعذبان الخ.

(بخاری ص ۱۸۴ ج ۱، باب عذاب القبر من الغیبۃ والبول)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ دو قبروں پر

سے گزرے تو آپ نے فرمایا تحقیق ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

حدیث نمبر۳: عن انس بن مالکؓ قال شهدنا بنت رسول الله ﷺ ورسول الله ﷺ جالس على القبر فرأيتُ عينيه تدمعان.

(بخاری ص ۱۷۹، باب من يدخل قبر المرأة)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی بیٹی (کے جنازے میں) حاضر ہوئے اور حضور ﷺ قبر پر بیٹھے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں۔

نوٹ: ان روایات میں زمینی گڑھے کو ہی قبر کہا گیا ہے۔

(۲۲) خرقِ عادت معجزہ اور کرامت میں قدرت خدا تعالیٰ کی ہوتی ہے، ان کا انکار قدرتِ خداوندی کا انکار ہے

آیت مبارکہ: قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللّٰهِ (آل عمران، آیت ۳۷)

ترجمہ: (حضرت زکریا علیہ السلام نے خلاف عادت مریم علیہا السلام کے پاس رزق دیکھ کر پوچھا کہ یہ تجھے کہاں سے ملتا ہے تو جواباً) حضرت مریمؑ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے آتا ہے۔

حدیث نمبر۱: عن ابی ہریرۃؓ فی حدیث طویل واتی الاعمٰی فقال ایّ شیء احب الیک قال یرد اللّٰہ الیّ بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللّٰہ الیہ بصرہ۔

(بخاری ص ۴۹۲، ج ۱، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

ترجمہ: ایک لمبی حدیث میں ہے کہ فرشتہ نابینے کے پاس آیا، پھر اس سے کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ میری بینائی میری طرف لوٹا دے، اس کے ذریعہ سے میں لوگوں کو دیکھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی بینائی کو لوٹا دیا۔

حدیث نمبر۲: فلو لا ان لا تدافنوا لدعوت اللّٰه ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منه (مسلم بحواله مشکوٰة ص ۲۵)

ترجمہ: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ عذابِ قبر سنادے جو میں سنتا ہوں۔

حدیث نمبر۳: عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ان اللّٰه جعل الحق علیٰ لسانِ عمرؓ وقلبه (مشکوٰة ص ۵۵۷)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق عمرؓ کی زبان اور ان کے اہل پر رکھ دیا ہے۔

(۲۳) وضو میں جرابوں پر مسح کی بجائے پاؤں کا دھونا ضروری ہے

آیت مبارکہ: وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. (مائدہ، آیت ٦)

ترجمہ: اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھولیا کرو۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیہ وسلم رأى رَجُلاً لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهٗ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

(مسلم ص ۱۲۵، ج ۱، باب غسل الرجلين بكما لهما)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے ایڑی کو نہ دھویا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہو جہنم کی خشک ایڑیوں کے لیے۔

حدیث نمبر۲: عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِیُّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ سَافَرْنَاہُ فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

(مسلم ص ۱۲۵، باب غسل الرجلین بکمالھما)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں تھے اور حضور ﷺ پیچھے رہ گئے ہم سے پھر جب تشریف لائے تو عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ پس ہم نے تو اپنے پاؤں پر مسح شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے آواز دے کر فرمایا ہلاکت ہے ایڑی خشک رکھنے والوں کیلئے آگ سے۔

حدیث نمبر۳: عن ابی موسیٰ الاشعری

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انَّہُ مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَلَیْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِیِّ. (ابوداؤد ص ۲۲، ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا حالانکہ یہ روایۃ متصل السند اور پختہ راویوں سے منقول نہیں ہے۔

(۲۴) گردن کے مسح کا مستحب ہونا

حدیث نمبر۱: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِیَدَیْہِ عَلٰی عُنُقِہٖ وُقِیَ الْغُلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.

(حدیث صحیح (التلخیص الحبیر ص ۳۴، ج ۱)

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح بھی کر لیا تو قیامت کے دن طوق

سے بچادیا جائے گا۔

حدیث نمبر۲: عَنْ لَیْثٍ عَنْ طَلْحَة بن مصرف عن ابیه عن جده اَنَّهٗ رَأٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ رَأسَهٗ حَتّٰی بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ (مسندِ احمد، ج ۱، طحاوی ص ۲۷، ج ۱، باب فرض مسح الرأس) وقد مر تحسین حدیث طلحة استدراک الحسن ص ۲۲)

ترجمہ: حضور ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ ﷺ مسح فرمارہے تھے اپنے سر کا یہاں تک کہ پہنچے گدی تک گردن کے اگلے حصہ سے۔

حدیث نمبر۳: عن موسیٰ بن طلحة رضی اللّٰه عنهٗ قال مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهٖ وُقِیَ الْغُلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (قَالَ الْحَافِظُ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یُّقَالَ هٰذَا

وَاِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا فَلَهٗ حُكْمُ الرَّفْعِ ۔

(اعلاء السنن ص ۲۴، ج ۱)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ گردن کا مسح بھی کرلیا قیامت کے دن طوق سے بچایا جائے گا۔ حافظؒ نے فرمایا احتمال ہے اس بات کا کہ یوں کہا جائے کہ اگرچہ یہ حدیث موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔

(۲۵) نمازِ فجر اُجالے میں پڑھنا

حدیث نمبر ۱: عن ابراھیم قال مَا اَجْمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی شَیْءٍ مَا اَجْمَعُوْا عَلَی التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ (ص ۳۲۲، ج ۱، ابن ابی شیبۃ)

ترجمہ: حضرت ابراہیمؒ سے مروی ہے کہ جتنا صحابہ کرامؓ کا اجماع صبح کی نماز کے روشن کرکے پڑھنے پر ہوا کسی اور چیز پر ایسا

وَاِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا فَلَهٗ حُكْمُ الرَّفْعِ .

(اعلاء السنن ص ۲۴، ج ۱)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن طلحہؒ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ گردن کا مسح بھی کر لیا قیامت کے دن طوق سے بچایا جائے گا۔ حافظؒ نے فرمایا احتمال ہے اس بات کا کہ یوں کہا جائے کہ اگر چہ یہ حدیث موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔

(۲۵) نمازِ فجر اُجالے میں پڑھنا

حدیث نمبر ۱: عن ابراھیم قال مَا اَجْمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى شَيْءٍ مَا اَجْمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ (ص ۳۲۲، ج ۱، ابن ابی شیبۃ)

ترجمہ: حضرت ابراہیمؒ سے مروی ہے کہ جتنا صحابہ کرامؓ کا اجماع صبح کی نماز کے روشن کر کے پڑھنے پر ہوا کسی اور چیز پر ایسا

اجماع اور اکٹھ ہرگز نہیں ہوا۔

حدیث نمبر۲: عَنْ محمود بن لبید عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ۔

(نسائی ص ۶۵، ج ۱، باب الاسفار) (صحیح سندہ الزیلعی) اعلاء السنن ص ۱۶، ج ۱)

ترجمہ: رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم صبح روشن کر کے کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ یہ بہت بڑی ثواب کی چیز ہے۔

حدیث نمبر۳: عن رافع بن خدیج رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

(ابن ابی شیبۃ، ص ۳۲۱، ج ۱) (حسن صحیح، ترمذی ص ۴۹)

ترجمہ: حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس میں بہت بڑا اجر ہے۔

(۲۶) گرمیوں میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

حدیث نمبر ۱: عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه عن النبی ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(بخاری ص ۷۷، ج ۱، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر، حسن صحیح، ترمذی ص ۴۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب سخت گرمی پڑ جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی سعید رضی اللّٰه

عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ (بخاری ج ۱، ص ۷۷)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

حدیث نمبر ۳: قال حدثنا خالد بن دینار ابو خلدة سمعت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ.

(نسائی ص ۸۷، ج ۱، رجاله ثقات (اعلاء السنن ص ۳، ج ۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب گرمی کا موسم ہوتا تو آپ ﷺ نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے تھے اور جب سردیوں کا موسم ہوتا تو جلدی پڑھتے تھے۔

(۲۷) بعد غروب کے نمازِ مغرب سے پہلے نماز کی ممانعت

حدیث نمبر ۱: عن طاؤس قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ (رضی اللہ عنہما) عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْهِمَا وَرَخَّصَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(ابوداؤد، ص ۱۸۲، باب الصلوٰة قبل المغرب) وسکت عنه ابوداؤد ثم المنذری فی مختصره فهو صحیح عندهما وقال النووی فی الخلاصة اسنادهٗ حسن (اعلاء السنن ص۴۷، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارہ میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میں نے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی کو ان دو رکعتوں کو پڑھتے ہوئے نہ دیکھا۔ البتہ عصر

کے بعد کی دو رکعتوں میں رخصت دی تھی آپ ﷺ نے۔

حدیث نمبر ۲: عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِىْ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يُصَلُّوْهَا

(کتاب الآثار ص ۲۹، ج ۱) رجاله ثقاة (اعلاء السنن ص ۵۰ ج ۲)

ترجمہ: حضرت حمادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؒ سے مغرب سے پہلے نماز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے مجھے منع فرمایا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے اس نماز کو نہیں پڑھا۔

حدیث نمبر ۳: عن جابر رضی الله عنه: "سَأَلْنَا نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ؟ فَقُلْنَ:

لَا، غَيْرَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللّٰهُ عنها قَالَتْ: صَلَّاهُمَا عِنْدِیْ مَرَّةً فَسَأَلْتُهُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ (علیہ وسلم صلی اللہ): نَسِيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ" (رواه الطبرانی فی "مسندالشامیین "زیلعی" قلت: واسنادهٗ حسن، اعلاء السنن ص ۵۰، ج ۲)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ازواج مطہراتؓ سے پوچھا کہ آپ میں سے کسی نے رسول پاک ﷺ کو مغرب سے پہلے دو رکعتوں کو پڑھتے دیکھا۔ پس ان سب نے فرمایا کہ "نہیں" صرف حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا ہاں ایک دفعہ حضور ﷺ نے میرے سامنے ان دو رکعتوں کو پڑھا تو میں نے پوچھ لیا کہ حضرت یہ کون سی نماز پڑھی آپ نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں عصر سے پہلے دو رکعت پڑھنا بھول گیا تھا تو یہ وہی ہیں۔

(۲۸) ہر نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا

آیت مبارکہ: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا.

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں فرض کی گئی ہے.

حدیث نمبر ۱: عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ.

(نسائی، ص۴۴، ج۲؛ باب الجمع بین الظهر والعصر بعرفة) اسناده صحیح (اعلاء السنن ص٦٧، ج٢)

ترجمہ: نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑھا کرتے تھے مگر ''مزدلفہ'' اور ''عرفات'' میں۔

حدیث نمبر۲: عن ابی موسی الاشعری رضی اللّٰہ عنہ قَالَ الْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ مِنَ الْکَبَائِرِ.

(مصنف ابن ابی شیبة، ج۲، ص۴۵۹)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ بغیر عذرِ شرعی دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

حدیث نمبر۳: عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ.

(ترمذی ص۴۸، ج۱، باب ما جآء فی الجمع بین الصلوٰتین، والعمل علیٰ ھذا عند اھل العلم وقال الحاکم فی المستدرک حنش بن القیس من اھل الیمن ثقة وزعم ابومحصن انہ شیخ صدوق ولما رواہ شاھدًا صحیحاً موقوفاً (اعلاء السنن ج۲، ص۷۱)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص نے دو نمازوں کو بغیر عذر شرعی کے جمع کردیا تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازے پر پہنچ گیا۔

(۲۹) جمعہ کی دوسری اذان

حدیث نمبر۱: عن الزهری قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ فَاَحْدَثَ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانُ التَّاذِیْنَةَ الثَّالِثَةَ عَلَی الزَّوْرَاءِ لِیَجْتَمِعَ النَّاسُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۴۰، ج ۲، الاذان یوم الجمعۃ)

ترجمہ: امام زہریؒ نے ارشاد فرمایا اذان امام کے خطبہ کے لیے نکلنے کے وقت ہوتی تھی لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں تیسری اذان (بشمول اقامت) بھی جاری کردی جو زوراء

مقام پر ہوتی تھی تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔

حدیث نمبر ۲: عن السائب بن یزید رضی اللّٰہ عنہ یقول اِنَّ الْاَذَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَ اَوَّلُہٗ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَلَمَّا کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُثْمَانَ وَکَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِہٖ عَلَی الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ.

(بخاری ص ۱۲۵، ج ۱، باب التاذین عندالخطبۃ)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرمایا کرتے تھے کہ پہلی اذان جمعہ کے دن اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر جمعہ کے دن بیٹھ جاتا تھا اور حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں

ایسا ہی تھا لیکن حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں جب لوگ کثیر ہو گئے تو حضرت عثمانؓ نے تیسری اذان کا حکم دیا جمعہ کے دن۔ پس مؤذن نے زوراء مقام پر اذان کہی اور پھر اسی پر معاملہ پختہ ہو گیا۔

حدیث نمبر۳: عن الزهری قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ عُثْمَانُ لِيُؤْذِنَ اَهْلُ الْاَسْوَاقِ (مصنف ابن ابی شیبه ص ۱۴۰، ج ۲، الاذان یوم الجمعة)

ترجمہ: امام زہریؒ سے مروی ہے فرمایا کہ سب سے پہلی اذان جس نے شروع کی وہ حضرت عثمانؓ ہیں تا کہ شہر والوں کو اطلاع دی جا سکے۔

(۳۰) دوہری اقامت

حدیث نمبر۱: عن الشعبی عن عبداللّٰه بن زید الانصاری رضی اللّٰه عنه قَالَ سَمِعْتُ

اَذَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ اَذَانُهٗ وَاِقَامَتُهٗ مَثْنٰى مَثْنٰى (ابوعوانه ص ۳۳۱، ج ۱، مرسل قوی آثارالسنن ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک علیہ السلام کی اذان سنی تو آپ کی اذان اور اقامت دوہری ہوتی تھی۔

حدیث نمبر۲: عن ابی محذورة رضی اللّٰه عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. حسن صحيح (ترمذی، ص ۴۸، ج ۱؛ نسائی ص ۱۰۳، ج ۱، كم الاذان من كلمة، باب ما جاء فی الترجيع فی الاذان)

ترجمہ: حضرت ابومحذورہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سکھلائی ۱۹ کلمات اور اقامت ۱۷ کلمات۔

حدیث نمبر۳: عن عبدالعزیز بن رفیع قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ رضی اللّٰه عنه يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى.

(طحاوی، ص ۱۰۲، ج ۱) صححه ابن الترکمانی (اعلاء السنن) اسناده حسن (آثار السنن ص ۴۲)

ترجمہ: عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے ابو محذورہؓ کو اذان اور اقامت دوہری کہتے ہوئے سنا۔

(۳۱) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

حدیث نمبر۱: عن وائل بن حجرؓ قَالَ رَأَيت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم يَضَعُ يَمِيْنَـهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(ابن ابی شیبه ص ۳۹۰ ج ۱، باب وضع الیمین علی الشمال) اسناده صحیح (آثار السنن ص ۹۰)

ترجمہ: وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے ناف کے نیچے۔

حدیث نمبر۲: عن الحجاج بن حسان قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ اَوْ سَأَلْتُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِيْنِهٖ عَلٰى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهٖ وَيَجْعَلُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱، ج ۱؛ باب وضع الیمین علی الشمال) اسنادہ صحیح (آثارالسنن ص ۹۱)

ترجمہ: حجاج بن حسان نے فرمایا کہ میں نے ابومجلز سے پوچھا کہ کیسے کرتے تھے وہ نماز میں تو اس نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ کے اندر کے حصے کو بائیں ہاتھ کے ظاہر کے حصے پر رکھتے تھے ناف کے نیچے۔

حدیث نمبر۳: عن علیّ رضی اللّٰہ عنہ

قال مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُوْضَعَ الْاَیْدِی عَلَی الْاَیْدِی تَحْتَ السُّرَّةِ (مصنف ابن ابی شیبه ص ۳۹۱، ج ۱، باب وضع الیمین علی الشمال) هٰذا الحدیث لا ینزل عن درجة الحسن (اعلاء السنن ص ۱۴۱، ج۲)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ ہاتھوں کو ہاتھوں پر رکھا جائے ناف کے نیچے۔

(۳۲) امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

آیت مبارکه: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.

(پ۹، ع۱۴، سورۃ الاعراف، آیت نمبر۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

حدیث نمبر۱: عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ صَلَّی الظُّہرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَقْرَأُ خَلْفَہٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَیُّکُمْ قَرَأَ اَوْ اَیُّکُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فقال قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْھَا. (مسلم شریف ص ۱۷۲ ج ۱، باب نھی المأموم عن جھرہ بالقراءۃ خلف الامام)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پس ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ''سورۃ اعلیٰ'' پڑھنا شروع کردیا۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا تم میں سے کس نے پڑھا یا فرمایا کہ تم میں سے کون ہے قاری۔ ایک آدمی نے جواب دیا جی میں تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے یقین کرلیا

کہ تم میں سے بعض نے میری قراۃ میں خلجان کیا ہے۔

حدیث نمبر۲: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ صَلٰوةٍ لا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلا صَلٰوةَ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ.

(بیهقی کتاب القراءة، ص ۱۷۳)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی نماز نماز ہی نہیں کہ جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے اِلا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

حدیث نمبر۳: عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنه قَالَ كَانُوْا يَقْرَؤُنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآن.

(رواه احمد وابویعلیٰ والبزار و رجال احمد رجال الصحیح مجمع الزوائد، باب القرأة، ص ۱۱۱، ج ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے پیچھے قراۃ کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھ پر قرآن خلط ملط کر دیا۔

(۳۳) آہستہ آمین کہنا

حدیث نمبر ۱: عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ فَقَالَ آمِیْنْ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ (ترمذی، باب ما جاء فی التامین ص۵۸، ج ۱)

اسنادہٗ صحیح (آثار السنن ص ۱۰۴)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو پست کرلیا۔

حدیث نمبر۲: عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (بخاری ص۱۰۸، ج۱)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو۔ اس لیے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ: فرشتوں کے ساتھ پوری موافقت آہستہ آمین کہنے میں ہے۔

حدیث نمبر۳: عن ابی وائل رضی اللّٰه عنه قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ

وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ (طحاوی ص ۱۴۰، ج ۱، باب قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم؛ رجالهٗ رجال الجماعة غير البقال وهو ثقة مدلس، اعلاء السنن ص ۱۸۴، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابووائلؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بسم اللہ اور تعوذ اور آمین جہراً نہ فرماتے تھے۔

(۳۴) تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ ترکِ رفع یدین

حدیث نمبر ۱: عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود رضی الله عنه اَلا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ. (حدیث حسن ترمذی ص ۵۹، ج ۱، باب رفع الیدین عندالرکوع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں

رسول پاک ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں۔ پس نماز پڑھائی لیکن رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا۔

حدیث نمبر۲: عن الاسود قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلَّا حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ.

(مصنف ابن ابی شیبه ص۲۳۷، ج۱، باب من کان یرفع یدیه فی اوّلِ تکبیرة ثم لا یعود) اثر صحیح (آثارالسنن ص۱۳۶)

ترجمہ: حضرت اسودؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے اپنی پوری نماز میں کہیں رفع یدین نہ کیا صرف اس وقت کیا جب نماز شروع کی تھی۔

حدیث نمبر۳: عن مجاهد قال صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ.

(طحاوی ص ۱۵۵، ابنِ ابی شیبه ص ۲۳۷، ج ۱) سنده صحیح (آثارالسنن ص ۱۳۸)

ترجمہ: حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رفع یدین نہ کرتے تھے مگر صرف تکبیر اولیٰ کے وقت کیا۔

(۳۵) عدم جلسۂ استراحت

حدیث نمبر ۱: عن النعمان بن ابی عیاش قَالَ اَدْرَکْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ قَامَ کَمَا هُوَ وَلَمْ یَجْلِسْ.

(مصنف ابن ابی شیبه، ص ۳۹۵، ج ۱) اسنادهٗ حسن (آثارالسنن ص ۱۲۶)

ترجمہ: نعمان بن ابی عیاشؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے

کئی صحابہ کرام کو پایا پس جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے پہلی رکعت میں اور تیسری رکعت میں تو ویسے ہی کھڑے ہو جاتے بیٹھتے نہ تھے.

حدیث نمبر ۲: عن عبدالرحمٰن بن یزید قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه فَرَأَيْتُهٗ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَلا يَجْلِسُ اذا صَلّٰى فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةً حِيْنَ يَقْضِى السُّجُوْدَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى. (سنن کبریٰ بیہقی ص۱۲۵) وصححهٗ البیهقی (آثارالسنن ص ۱۲۶)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود کو دیر تک نماز میں دیکھتا رہا پس میں نے ان کو دیکھا کہ کھڑے ہو جاتے اپنے پاؤں کے اگلے حصوں پر، اور نہیں بیٹھتے تھے پہلی رکعت میں جب سجدہ پورا کرتے۔

حدیث نمبر۳: عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ یُصَلِّیْ الخ حَدِیْثٌ طَوِیْلٌ اِلٰی اَنْ قَالَ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا.

(بخاری شریف ص۹۸۶، ج۲)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور آگے لمبی حدیث بیان فرمائی یہاں تک یہ بھی فرمایا کہ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ سکون سے سجدہ کرے پھر سر سجدہ سے اٹھا یہاں تک کہ برابر بیٹھ جائے سکون کے ساتھ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ سجدہ میں سکون ہو جائے۔ پھر سر اٹھا سجدہ سے یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اسی طرح کر اپنی پوری نماز میں۔

(۳۶) فرض نمازوں کے بعد دُعا کا اثبات

حدیث نمبر ۱: عن امامة رضی اللّٰه عنه قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ. (هٰذا حدیث حسن، ترمذی، ص ۵۰۴، ج ۲، کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضور سرورِ کائنات ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کون سی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

حدیث نمبر ۲: عن ام سلمة رضی اللّٰه عنها اَنَّ النَّبِی ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ یُسَلِّمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا

طَیِّبًا وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً.

(ابن ماجه ص۶۶، ما یقال بعدالتسلیم) قال فی النیل رجاله ثقاة لولا جهالة مولٰی ام سلمة قلت ولکنه صالح فی المتابعات (اعلاء السنن ص ۱۶۱، ج۳)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو سلام پھیر کر یہ دعا پڑھتے تھے: **اللھم انی اسئلک علماً نافعاً و رزقا طیباً و عملا متقبلاً۔**

حدیث نمبر۳: عن علی رضی اللّٰہ عنہ بن ابی طالب قال کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (ابوداؤد ص ۲۱۲، باب ما یقول اذا سلم، حدیث

حسن صحیح، ترمذی (اعلاء السنن ص ۱۵۹، ج ۳)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ جب نماز سے سلام پھیر لیتے تو یہ پڑھتے تھے اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر لا اله الا انت۔

(۳۷) فرضوں کے بعد اجتماعی دُعا

ذکر ابن الکثیر فی قصة علاء بن حضرمیؓ

حدیث نمبر ۱: وَنُودِیَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ جَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْهِ وَجَثَا النَّاسُ وَنَصَبَ فِی الدُّعَاءِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَهٗ.

(البدایة والنہایة ص ۳۳۳، ج ٦)

ترجمہ: حضرت علاء کے قصہ میں ہے: اور صبح کی نماز کیلئے اذان دی گئی جب فجر طلوع ہوئی پس آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز پوری فرمالی تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھ گئے اور دعا کرنا شروع کردی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور لوگوں نے بھی اس کی مثل کیا۔

حدیث نمبر۲: عن ثوبان رضی اللہ عنه عن النبی ﷺ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ یَنْظُرَ فِیْ جَوْفِ بَیْتِ امْرِئٍ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا یَـؤُمُّ قَوْمًا فَیَخُصُّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ.

(حدیث حسن ترمذی ص ۸۲، باب ما جاء فی کراهیة ان یخص الامام نفسه بالدعاء وابوداؤد ص ۱۲، باب یصلی الرجل وهو حاقن)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی کیلئے یہ حلال نہیں کہ وہ دوسرے آدمی کے گھر کے اندر کو جھانکے یہاں تک کہ اجازت لے لے اور اگر اس نے جھانک لیا تو گویا داخل ہو گیا اور نہ امامت کرائے کوئی ایک کسی قوم کی اس حال میں کہ دعا میں اپنے آپ کو خاص کرے مقتدیوں کے علاوہ۔ پس اگر اس نے ایسا کر لیا تو اس نے ان سے خیانت کی۔ اور نماز کی طرف پیشاب پاخانہ کے تقاضے کے وقت نہ جانا چاہیے۔

حدیث نمبر۳: عن عبداللّٰه بن زبیر رضی اللّٰه عنه وَرَاٰی رَجُلاً رَافِعًا یَدَیْهِ یَدْعُوْ قَبْلَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلاتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلاتِهٖ.

(رواه الطبرانی رجالهٗ ثقات باب ما جاء فی الاشارة فی الدعاء ورفع الیدین، مجمع الزوائد ص ۱۶۹، ج۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے۔ پس جب وہ فارغ ہوا تو عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ رسول پاک ﷺ اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے نماز سے۔

(۳۸) ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا

آیت مبارکہ: فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ. (پ ۳۰، ع ۱، سورۃ الم نشرح، آیت نمبر ۸)

ترجمہ: تو آپ جب فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجئے اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھیے۔

حدیث نمبر ۱: عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ کَفَّیْہِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِلٰھِی

وَاِلٰـهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَاِلٰـهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَاِنِّيْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ مُبْتَلًى وَتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّيْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِيَ عَنِّيْ الْفَقْرَ فَاِنِّيْ مُتَمَسْكِنٌ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَيْنِ (عمل اليوم والليلة لابن السنى ص ۱۲۱) ارتفع عن درجة السقوط الٰى درجة الاعتبار (اعلاء السنن ج۳، ص ۱۶۴)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ بھی جب ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو اللہ کے سامنے پھیلا کر یہ دعا کرتا ہے" اللھم الٰھی واله ابراھیم واسحاق ویعقوب واله جبرئیل ومیکائیل واسرافیل علیھم السلام اسئلک

ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن '' تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ موڑیں۔

حدیث نمبر۲: حدثنا محمد بن یحییٰ الاسلمی قال رأیت عبداللّٰہ بن الزبیر وَرَأٰی رَجُلاً رَافِعًا یَدَیْہِ یَدْعُوْ قَبْلَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْھَا قَالَ لَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ.

(سنیۃ رفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ مع جزء رفع الیدین للبخاری ص۲۳) رجالہٗ ثقات (اعلاء السنن ج۳، ص ۱۶۱)

ترجمہ: عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک آدمی کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ نماز سے فراغت سے پہلے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کر رہا

تھا۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

حدیث نمبر۳: عن الاسود العامری عن ابیه رضی اللّٰه عنهما قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْصَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا (الحديث)

ترجمہ: اسود عامری اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی فجر کی۔ پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو مڑ کر بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا فرمائی۔

(سنية رفع اليدين فى الدعاء بعد الصلوٰة المكتوبة مع جزء رفع اليدين) مرتفع عن درجة السقوط الىٰ درجة الاعتبار (اعلاء

السنن ج۳، ص۱۶۴)

(۳۹) سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا

حدیث نمبر ۱: عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَیَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِیْ مَکَانِ السُّجُوْدِ وَقَالَ الْحَسَنُ کَانَ الْقَوْمُ یَسْجُدُوْنَ عَلَی الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ (بخاری ص۵۶، ج۱، باب السجود علی الثوب فی شدة الحر)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ پس ہم میں کا ایک آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کی جگہ پر رکھتا تھا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر۲: عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ رَکْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَیْرٌ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً بِلا عِمَامَةٍ (کنزالعمال ص ۱۳۳، ج۷، باب فرع فی عمائم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ پگڑی کے ساتھ نماز کی دو رکعات بغیر پگڑی کے ستر رکعات سے بہتر ہیں۔

حدیث نمبر۳: عن عبادة بن صامت رضی اللّٰہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهٖ (مصنف ابن ابی شیبة ص ۳۰۰، ج ۱، باب من کرہ السجود علی کور العِمامة)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ وہ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے عمامہ کو اپنے ماتھے سے ہٹا لیتے تھے۔

(۴۰) تین وتر ایک سلام کے ساتھ

حدیث نمبر۱: عن ابی بن کعب رضی اللّٰہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنِ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وَلَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِی آخِرِ ھِنَّ وَیَقُوْلُ یَعْنِیْ بَعْدَالتَّسْلِیْمِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا (نسائی ص ۲۴۹، ج ۱، باب ذکر اختلاف الالفاظ الناقلین)

اسنادہٗ حسن (آثارالسنن ص ۲۰۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل

ھو اللّٰہ احد پڑھتے تھے اور سلام صرف ان تینوں کے آخر میں پھیرتے تھے۔ اور سلام کے بعد تین مرتبہ فرماتے سبحان الملک القدوس

حدیث نمبر۲: عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ ﷺ کَانَ اِذَا صَلّٰی الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھُمَا رَکْعَتَیْنِ اَطْوَلَ مِنْھُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ (مسند احمد ص ۱۵۶، واسنادہٗ یعتبر بہ (اعلاء السنن ص ۲۷، ج ۶)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازِ عشاء پڑھ لیتے تو گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے پھر دو رکعت ان کے بعد پڑھتے جو پہلی دو سے بھی لمبی ہوتی

تھیں پھر تین وتر پڑھتے تھے جن میں (سلام کے ذریعے) فاصلہ نہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر۳: عن المسور بن مخرمة قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَكْرٍؓ لَيْلاً فَقَالَ عُمَرُؓ اِنِّیْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَصَلّٰی بِنَا ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ آخِرِهِنَّ. (طحاوی، ص۲۰۲، اسنادهٗ صحیح؛ آثارالسنن ص ۲۴۳)

ترجمہ: مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوبکرؓ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے۔ تو وہ کھڑے ہوئے اور ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی، پس اُنہوں نے ہمیں تین رکعت پڑھائیں۔ اُنہوں نے صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

(۴۱) دعائے قنوت رکوع سے پہلے

حدیث نمبر۱: عن ابی بن کعب رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رکعاتٍ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ.

(نسائی ص۲۴۸، ج۱، اسنادہٗ صحیح (آثار السنن ص۲۰۸)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تین وتر پڑھا کرتے تھے تو پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللّٰہ احد پڑھتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر۲: عن عاصم قال سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رضی اللّٰہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ کَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ قَالَ قَبْلَہٗ (بخاری ص۱۳۶، ج۱، باب القنوت قبل الرکوع او بعدہ؛ مسلم ص۲۳۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق قنوت ہوتی تھی، حضرت عاصم نے کہا کہ میں نے کہا کہ رکوع سے پہلے یا بعد میں، فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔

حدیث نمبر۳: عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکُعَاتٍ وَیَجْعَلُ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ (مجمع الزوائد

ص ۱۳۸، ج ۲، وذکر اعتضادًا (اعلاء السنن ص ۷۰، ج ٦)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

(۴۲) مرد و عورت کی نماز میں فرق

حدیث نمبر ۱: عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حِذَاءَ اُذُنَیْکَ وَالْمَرْأَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حِذَاءَ ثَدْیَیْھَا.

(کنز العمال ص ۱۷۷، ج ۷، الفرع الثانی فی ارکان الصلٰوۃ المتفرقۃ، رجالہ ثقات، مجمع الزوائد، اعلاء السنن ص ۱۳۳، ج ۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے وائل بن حجر جب تو نماز پڑھے تو

اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو پستانوں تک اٹھائے گی۔

حدیث نمبر ۲: عن مجاهد اَنَّهٗ کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهٗ عَلٰی فَخِذَیْهِ اِذَا سَجَدَ کَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ (مصنف ابن ابی شیبه ص ۲۷۰، ج ۱، باب المرء کیف تکون فی سجودها)

ترجمہ: حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے کہ بے شک وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مرد اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے جبکہ وہ سجدہ کر رہا ہو جیسے کہ عورت رکھتی ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه صاحب رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَأْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ

يَتَجَافَوْا فِىْ سُجُوْدِهِمْ وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ يَنْخَفِضْنَ فِىْ سُجُوْدِهِنَّ (بیهقی ص ۲۲۲، ج ۲. باب ما یستحب للمرءة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: حضور ﷺ مردوں کو سجدوں کی حالت میں پیٹ کو الگ رکھنے کا حکم دیتے تھے (رانوں سے) اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ وہ اپنے سجدوں میں پست ہوں۔

(۴۳) قضاء سُنَنِ فجر (یعنی وقت قضائے سنتِ فجر)

حدیث نمبر ۱: عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(ترمذی ص ۹۶، ج ۱، باب ما جاء فی اعادتها بعد طلوع الشمس) اسنادهٗ صحیح (آثار السنن، ص ۲۳۵)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی دو رکعت (سنتیں) نہ پڑھی ہوں تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

حدیث نمبر۲: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

(بخاری ص ۸۲، ج ۱)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے روکا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے روکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

حدیث نمبر۳: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ

صَلَّاهُمَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ. (مشکل الآثار) اسنادہٗ احسن (اعلاء السنن ص۱۱۶، ج۷)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے جب کبھی صبح کی دو رکعت فوت ہو جاتیں تو سورج کے طلوع کے وقت پڑھتے تھے۔

(۴۴) نابالغ کی امامت کا درست نہ ہونا

حدیث نمبر۱: عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال نَهَانَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ اَنْ نَؤُمَّ النَّاسَ فِى الْمُصْحَفِ وَنَهَانَا اَنْ يَؤُمَّنَا اِلَّا الْمُحْتَلِمْ.

(کنزالعمال ص۱۲۵، ج۸، باب اعادۃ الصلوٰۃ) حسن لتائیدہٖ بطرق اخریٰ (اعلاء السنن ص۲۶۵، ج۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں امیرالمومنین حضرت عمرؓ نے روکا تھا کہ ہم لوگوں کو نماز پڑھائیں قرآن سے

دیکھ کر اور اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ ہماری امامت کرائے کوئی ایک یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔

حدیث نمبر۲: عن ابراھیمؒ قَالَ کَانُوا یَکْرَھُوْنَ اَنْ یَؤُمَّ الْغُلامُ حَتّٰی یَحْتَلِمَ.

(المدونة الکبریٰ ص ۸۵، ج ۱) رجالهٗ کلهم ثقات (اعلاء السنن ص ۲۶۶، ج ۴)

ترجمہ: حضرت ابراہیمؒ سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ) نابالغ بچے کی امامت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر۳: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قَالَ لَا یَؤُمُّ الْغُلامُ حَتّٰی یَحْتَلِمَ.

(اعلاء السنن ص ۲۶۵، ج ۴؛ وروی مرفوعًا لا یتقدم الصف الاوّل اعرابی ولا أعجمیٌّ ولا غلام لم یحتلم، أخرجه الدارقطنی (اعلاء السنن ص ۲۶۷، ج ۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے امامت نہ کرائے۔

(۴۵) تراویح بیس رکعت

حدیث نمبر۱: ان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً.

(ابو داؤد ص ۲۰۲، ج ۱، باب القنوت فی الوتر)

ترجمہ: بے شک حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کے پیچھے جمع فرمایا، پس وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ

رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ.

(مصنف ابن ابی شیبه ص ۳۹۴، ج ۲، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعات اور وتر پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر۳: عن یحییٰ بن سعید اَنَّ عُمَرَؓ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلاً يُّصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

(مصنف ابن ابی شیبة ص ۳۹۳، ج ۲، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة) واسنادہٗ مرسل قویٌّ بحوالہ آثار السنن، ص ۲۵۳)

ترجمہ: یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

(۴۶) مقدارِ مسافتِ سفر

حدیث نمبر۱: عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْءَۃُ ثَلاثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔

(بخاری ص ۱۴۷، ج ۱، باب فی کم یقصر الصلوٰۃ)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ سفر کرے کوئی عورت تین دن تک مگر کسی محرم کے ساتھ۔

حدیث نمبر۲: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَحِلُّ لِاِمْرَأَۃٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلاثًا اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْھَا۔

(مسلم، باب سفر المرءۃ مع محرم الی حج وغیرہ ص ۴۳۴، ج ۱)

ترجمہ: رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کیلئے

یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن کا سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

حدیث نمبر۳: عن عطاء بن ابی رباح قال قلت لابن عباس رضی اللّٰہ عنہما اَقْصُرُ اِلٰی عَرْفَۃَ فَقَالَ لَا قُلْتُ اَقْصُرُ اِلٰی مَرٍّ قَالَ لَا قُلْتُ اَقْصُرُ اِلَی الطَّائِفِ وَاِلٰی عَسْفَانَ قَالَ نَعَمْ وَذَالِکَ ثَمَانِیَۃٌ وَّاَرْبَعُوْنَ مِیْلاً وَعَقَدَ بِیَدِہٖ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۴۴۵ ج۲، باب فی مسیرۃ کم یقصر الصلٰوۃ، مسند امام شافعیؒ ص۱۸۵)

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ میں عرفۃ تک قصر کروں فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کی کہ "مر" مقام تک۔ فرمایا نہیں میں نے کہا طائف تک اور عسفان تک تو فرمایا ہاں۔ اور یہ ۴۸ میل بنتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے شمار کیا۔

(۴۷) عیدین میں چھ زائد تکبیروں کا ہونا

حدیث نمبر ۱: ان سعید بن عاص سأل ابا موسیٰ الاشعری وحذیفة بن الیمان رضی اللّٰہ عنہم کَیۡفَ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُکَبِّرُ فِی الۡاَضۡحٰی وَالۡفِطۡرِ فَقَالَ اَبُوۡمُوۡسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرۡبَعًا تَکۡبِیۡرَۃً عَلَی الۡجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیۡفَۃُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوۡمُوۡسٰی کَذَالِکَ کُنۡتُ اُکَبِّرُ فِی الۡبَصۡرَۃِ حَیۡثُ کُنۡتُ عَلَیۡھِمۡ. (ابوداؤد ص ۱۶۳، ج ۱، مسند احمد ص ۴۱۶، باب التکبیر فی العیدین، اسنادہ حسن آثار السنن ص ۳۱۴)

ترجمہ: سعید بن عاص نے ابوموسیٰ اور حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تکبیر کہا کرتے تھے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے موقع پر، تو ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ چار تکبیریں مثل آپ

ﷺ کے تکبیر کہنے کے جنازوں پر تو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ابو موسیٰؓ نے سچ فرمایا اسی طرح میں تکبیریں کہتا تھا بصرہ میں جب میں ان پر حکمران تھا۔

حدیث نمبر۲: عن علقمة والاسود ان ابن مسعود رضی اللہ عنه كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعًا تِسْعًا اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَءُ فَإِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ رَكَعَ.

(مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۳، ج۳) اسنادهٗ صحیح (آثار السنن ص ۳۱۶)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ عیدین میں کل ۹ تکبیریں کہتے تھے۔ چار تکبیریں (مع تکبیر تحریمہ) قرأۃ سے پہلے پھر تکبیر کہتے تھے اور رکوع میں جاتے اور دوسری رکعت میں قرأۃ کرتے، پس جب قرأۃ سے فارغ ہوتے تو (تکبیر رکوع سمیت) چار تکبیریں کہتے پھر رکوع کرتے۔

حدیث نمبر۳: عن کردوس قال کان عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ تِسْعًا یَبْدَأُ فَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یُکَبِّرُ وَاحِدَۃً فَیَرْکَعُ بِھَا ثُمَّ یَقُوْمُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ فَیَبْدَأُ فَیَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَرْکَعُ بِاِحْدٰھُنَّ.

(طبرانی فی الکبیر، اسنادہٗ صحیح، آثارالسنن ص۳۱۶)

ترجمہ: حضرت کردوسؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ عیدالضحٰی اور عیدالفطر میں کل ۹ تکبیریں پڑھتے تھے۔ ابتداء فرماتے تو چار تکبیریں (مع تکبیر تحریمہ) کہتے پھر ایک تکبیر کہتے اور اسی کے ساتھ رکوع میں جاتے پھر دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوتے۔ پس ابتدا فرماتے تو قرأۃ کرتے پھر چار تکبیریں (مع تکبیر رکوع) کہتے پھر ان چار میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے تھے۔

(۴۸) غائبانہ نمازِ جنازہ کا عدم جواز

حدیث نمبر ۱: عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ انبأنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَ تُوُفِّیَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَفُّوْا خَلْفَہٗ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَھُمْ لَا یَظُنُّوْنَ اِلَّا جَنَازَتَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ.

(ابن حبان فی صحیحہ ص ۲۹، ج ۴)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو چکا ہے پس جنازہ کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس پر جنازہ پڑھو۔ پس حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے اور صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔ وہ جنازہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی خیال کرتے تھے۔

حدیث نمبر۲: فَصَلَّیْنَا خَلْفَهُ وَنَحْنُ لَا نَرٰی اِلَّا اَنَّ الْجَنَازَةَ قُدَّامَنَا۔ (مسند ابو عوانه فی صحیحه)

ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی ہم نہیں دیکھتے تھے مگر جنازہ ہمارے آگے تھا (یعنی جنازہ کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے)

نوٹ: احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ جنازہ غائبانہ نہ تھا، نیز آپ ﷺ کے زمانہ میں متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انتقال مدینہ طیبہ سے باہر ہوا، مگر کسی کی غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

حدیث نمبر۳: عن انس رضی اللّٰہ عنه قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَالرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ۔

(بخاری شریف ص۵۸۶، ج۲، باب غزوة الرجیع ورعل وذکوان و بئر معونة)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک ﷺ نے قنوت نازلہ پڑھی رکوع کے بعد ایک ماہ تک عرب کے قبیلوں کے خلاف بددعا فرماتے رہے۔

نوٹ: اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اس غزوہ میں ستر (۷۰) جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ لیکن ان میں سے کسی کی بھی غائبانہ نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی۔ اور ان سے محبت کی یہ انتہا کہ ایک مہینہ تک ان کے قاتلوں کے لئے نماز میں بددعا کرتے رہے۔

(۴۹) نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین

حدیث نمبر ۱: عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ.

(دارِ قطنی ص۷۵، ج۲) حدیث حسن لا سیما مع تعدد طرق (اعلاء السنن ص ۲۲۱، ج۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ﷺ نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہ کرتے۔

حدیث نمبر۲: عن الولید بن عبداللّٰہ بن جمیع الزھری قَالَ رَأَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ اذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ رَفَعَ یَدَیْہِ فَکَبَّرَ ثُمَّ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْمَا بَقِیَ وَکَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا. (مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۹۶، ج۳، باب من قال یرفع یدیہ فی کل تکبیر ومن قال مرۃ)

ترجمہ: ولید بن عبداللہ بن جمیع الزھریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا جب وہ جنازہ پڑھا رہے تھے تو رفع یدین کی۔

پھر بقیہ نماز میں رفع یدین نہ کی اور چار تکبیریں کہتے تھے۔

حدیث نمبر۳: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ كَبَّرَ عَلَى الْجَنَازَةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى. (ترمذی ص۲۰۶، ج۱، باب ما جآء فی رفع الیدین علی الجنازۃ ویؤیدہ ما رواہ الدارقطنی عن ابن عباسؓ (اعلاء السنن ص۲۲۰، ج۸)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ پر تکبیر کہی پس پہلی تکبیر میں رفع یدین کی اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(۵۰) نمازِ جنازہ میں قرأت کا نہ ہونا

حدیث نمبر۱: عن نافع ان عبداللّٰہ بن

عمر رضی اللّٰہ عنہما کَانَ لَا یَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ. (مؤطا امام مالک ص ۲۱۰)

ترجمہ: ابن عمرؓ نماز جنازہ میں قرأت نہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر۲: عن عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قَالَ لَمْ یُوَقِّتْ لَنَا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ قِرَاءَۃً وَّلَا قَوْلًا کَبِّرْ مَا کَبَّرَ الْاِمَامُ وَاَکْثِرْ مِنْ طِیْبِ الْکَلَامِ (رواہ احمد رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ص ۳۲، ج۳، باب الصلٰوۃ علی الجنازۃ)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نہیں مقرر کیا حضور ﷺ نے ہمارے لیے نمازِ جنازہ میں کوئی قرأت اور نہ کوئی خاص دعا۔ تکبیر کہہ جتنی تکبیریں امام کہے اور دعاؤں میں سے اچھی دعا کثرت سے پڑھ۔

حدیث نمبر۳: عن ابی سعیدِ ن المقبری انه سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللّٰه عنه كَيْفَ تُصَلِّىْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللّٰه عنه اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ الخ.

(مؤطا امام مالک ص ۲۰۹، باب ما يقول المصلى على الجنازة، رجاله ثقات التعليق الممجد على مؤطا محمد ص ۱۶۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے ابوسعید المقبری نے سوال کیا کہ آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہو تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں قسم بخدا تجھے خبر دیتا ہوں، میں پیچھے چلتا ہوں اس جنازہ کے اس کے گھر والوں سے۔ پس جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے تو میں تکبیر کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں۔ اور اس کے نبی ﷺ پر درود بھیجتا

ہوں، پھر یہ دعا پڑھتا ہوں: اللھم عبدک وابن عبدک الخ

(۵۱) ایام قربانی کا تین دن ہونا

حدیث نمبر۱: عن علی رضی اللہ عنه اَلنَّحْرُ ثَلاثَةُ اَیَّامٍ اَفْضَلُهَا اَوَّلُهَا.

(محلی ص۳۷۷، ج۷) ابن ابی لیلی حسن الحدیث

(اعلاء السنن ص۲۳۵، ج۱۷)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی تین دن ہے، ان میں افضل پہلا دن ہے۔

حدیث نمبر۲: عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنه قال اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی.

(مؤطا امام مالک ص۴۸۷، المکتبۃ الثقافیۃ بیروت)

وھی فی حکم المرفوع (اعلاء السنن ص ۲۳۳، ج۱۷)

ترجمہ: ابن عمرؓ نے فرمایا قربانی دو یوم ہوتی عیدالضحیٰ کے دن کے بعد.

حدیث نمبر۳: عن علیؓ ان رسول اللہ ﷺ نَهَاكُمْ اَنْ تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ (بخاری ص ۸۳۵، ج ۲، باب مایوکل من لحوم الاضاحی)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے روکا تم کو یہ کہ کھاؤ تم اپنی قربانیوں کے گوشتوں کو تین دن سے زائد.

نوٹ: معلوم ہوا کہ قربانی کے صرف تین دن ہیں۔

(۵۲) اونٹ میں صرف سات حصے ہونا

حدیث نمبر۱: عن جابر رضی اللہ عنہ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عام الحدیبیة اَلْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(مسلم شریف ص۴۲۴، باب جواز الاشتراک فی الھدی واجزاء البدنة والبقر، مرقات ص۳۰۵، ج۳)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہم نے حدیبیہ والے سال حضور علیہ السلام کے ساتھ قربانی کی اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے۔

حدیث نمبر۲: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ عَلَىَّ بَدَنَةً وَاَنَا مُوْسِرٌ بِهَا وَلَا اَجِدُهَا فَاشْتَرِيْهَا فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَبْتَاعَ سَبْعَ شِيَاهٍ فَيَذْبَحُهُنَّ.

(ابن ماجة ص۲۲۶، باب کم یجزی من الغنم عن البدنة) رجاله ثقات (اعلاء السنن، ص۲۰۵، ج۱۷)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ پس کہا کہ بے شک میرے ذمہ اونٹ ہے اور میں مال دار بھی ہوں (لیکن)

میں اونٹ پاتا نہیں کہ اس کو خریدوں تو نبی کریم ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سات بکریاں خریدلے پس ان کو ذبح کردے۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات بکریوں کے قائم مقام ہے۔

حدیث نمبر۳: عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن رسول اللّٰہ ﷺ اَلْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَۃٍ فِی الْاَضَاحِیْ.

(طبرانی کبیر، بحوالہ کنز العمّال، باب وجوب الاضحیۃ وبعض احکامھا ص ۳۴، ج۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرے گی اور اونٹ بھی سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔

(۵۳) ایک مجلس کی تین طلاق کا تین ہونا

حدیث نمبر۱: عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت اِنَّ رَجُلاً طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ ثلاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ.

(بخاری ص ۷۹۱، ج ۲، باب من اجاز الطلاق الثلاث)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ بیشک ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں۔ پس اس عورت نے دوسری جگہ شادی کر لی۔ اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہے فرمایا نہیں یہاں تک وہ اس عورت کا ذائقہ چکھ لے۔ جیسا کہ پہلے نے چکھ لیا تھا۔

حدیث نمبر۲: فی حدیثٍ طویل قال عویمر کَذَبْتُ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَکْتُهَا

فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّأْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم.

(بخاری شریف ص ۷۹۱، ج۲، باب من اجاز الطلاق الثلاث)

ترجمہ: ایک لمبی حدیث ہے (اس میں یہ بھی ہے) کہ حضرت عویمرؓ نے کہا کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ بولا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر اس کو اپنے پاس رکھوں پس اس کو تین طلاق دے دیں۔ پہلے اس سے کہ نبی کریم ﷺ حکم فرماتے۔

حدیث نمبر۳: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ اَلْفًا قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ وَاَقْسِمْ سَائِرَهَا بَيْنَ نِسَائِكَ.

(سنن کبریٰ بیہقی ص۳۳۵، ج۷، باب ما جاء فی امضاء الثلاث وان کن مجموعات)

ترجمہ: ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا پس آ کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں۔ فرمایا کہ تین

طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کردیں گی باقی ماندہ طلاقوں کو اپنی دوسری بیویوں کے درمیان تقسیم کرلے۔

(۵۴) مصافحہ بالیدین کا اثبات

حدیث نمبر۱: قال ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ عَلَّمَنِی النبیُّ ﷺ وَکَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْہِ التَّشَہُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْآنِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ الخ. (بخاری ص ۹۲۶، ج۲، باب الاخذ بالیدین)

ترجمہ: ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھ کو نبی پاک ﷺ نے تعلیم دی تشہد کی یعنی التحیات للّٰہ والصلواۃ الخ کی جیسا کہ تعلیم دیتے مجھ کو قرآن کی سورۃ کی اس حال میں کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دو ہاتھوں کے درمیان تھا۔

حدیث نمبر۲: صَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ابْنَ

الْمُبَارَکِ بِیَدَیْهِ.

(بخاری، ص ۹۲۶، ج ۲، باب الاخذ بالیدین)

ترجمہ: حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

حدیث نمبر۳: عن أبی أمامة رضی الله تعالٰی عنهُ ان رسول الله ﷺ قَالَ اِذَا تَصَافَحَ الْمُسْلِمَانِ لَمْ تَفَرَّقْ اَكُفُّهُمَا حَتّٰى يُغْفَرَلَهُمَا.

(طبرانی بحوالہ کنزالعمّال، باب المصافحة، ص ۵۵، ج ۹)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

نوٹ: دونوں ہاتھوں کے گناہ بخشوانے کے لئے مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہئے

(۵۵) مسئلہ نفی علم غیب

آیة مبارکة: قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ (پ۲۰، ع۱)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں علمِ غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث نمبر ۱: قَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِھَا .... فِیْ خَمْسٍ لَّا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ.

(بخاری، ج۱، ص۱۲، باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان والاسلام والاحسان الخ)

ترجمہ: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے قیامت

کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے (یعنی میں) سوال کرنے والے (یعنی تجھ) سے اس کا زیادہ علم رکھنے والا نہیں۔ پھر چند علامات قیامت بیان کر کے فرمایا کہ قیامت کا علم ان مغیباتِ خمسہ میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر تائید میں اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃ (سورۃ لقمان، آیت ۳۴) تلاوت فرمائی۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباس فی حدیث طویلٍ ... اَلَا وَاِنَّہٗ یُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِھِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ! اُصَیْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ الخ.

(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ مائدہ، باب وکنت علیھم شھیدًا، ص ۶۶۵، ج ۲)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے لمبی حدیث میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: خبردار تحقیق میری اُمت کے کچھ لوگ لائے

جائیں گے تو ان کو بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں تو جواباً ارشاد ہوگا کہ تو ان باتوں کو نہیں جانتا جو انہوں نے تیرے بعد گھڑ لی تھیں۔

(۵۶) مسئلہ نفی حاضر ناظر

آیۃ مبارکۃ: وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى. ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (نجم: ۸،۹)

ترجمہ: پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔

حدیث نمبر ۱: اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ.

(بخاری، ص ۵۶۸، ج ۲)

ترجمہ: حضرت عاصمؓ نے شہادت کے وقت دعا کی اے اللہ ہمارے حالات سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باخبر کر دے۔

حدیث نمبر۲: فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْراً (بخاری، ص۴۰۲، ج۱، باب فرس القطوف)

ترجمہ: جب حضور علیہ ﷺ (مدینہ کا چکر لگا کر) واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا ہے۔

(۵۷) مسئلہ نفی مختارِ کل

آیۃ مبارکۃ: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ (آل عمران:۱۲۸)

ترجمہ: یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں۔

حدیث نمبر۱: قال يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مناف لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِالْمُطلب لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ

شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتُ محمدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء، وانذر عشیرتک الاقربین، ص۷۰۲، ج۲)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے گروہ! خرید لو اپنی جانوں کو (اسلام کے ساتھ) میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اے بنو عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اے صفیہ! "یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی" میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اور اے فاطمہ بنت محمدؐ سوال کر مجھ سے میرے مال میں سے جو چاہے لیکن میں اللہ تعالیٰ

سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔

حدیث نمبر ۲: فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْکَ فَنَزَلَتْ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا. (بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ وما کان للنبی، سورۃ توبہ، ص ۶۷۵، ج ۲)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے (اپنے چچا ابو طالب سے) ارشاد فرمایا کہ البتہ ضرور بالضرور میں آپ کے لئے استغفار کرتا رہوں گا جب تک میں تیرے لئے استغفار کرنے سے روک نہ دیا جاؤں۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: مَا کان لِلنَّبِیِّ والذین آمنوا "الآیۃ" (یعنی اللہ تعالیٰ نے استغفار سے روک دیا)

(۵۸) اکابرینِ اُمت اور یزید

آیت مبارکہ: فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (مریم، آیت ۵۹)

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ سو آگے دیکھ لیں گے گمراہی کو۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے تھے کہ میں نے یہ فرماتے سنا کہ ساٹھ سال کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو نماز ضائع کریں گے اور خواہشات کے پیچھے پڑیں گے۔ پس وہ عنقریب گمراہی کو دیکھ لیں گے۔

(البدایہ والنھایہ ص ۲۲۳، ترجمہ یزید بن معاویہ)

حدیث نمبر ۱: قَالَ اَبُوْهُرَيرَةَ رضؓ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ هَلَكَةُ اُمَّتِىْ عَلٰى اَيْدِىْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (بخاری، ص ۱۰۴۶، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، فرماتے تھے کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے چند لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی - بخاری ص۱۰۴۶، ج۲) حضرت ابوھریرہؓ بازار میں جاتے جاتے یوں دُعا کرنے لگتے کہ اے اللہ! مجھے ۶۰ھ کا زمانہ نہ آنے پائے اور نہ لونڈوں کی امارت کا۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان لونڈوں میں سے سب سے پہلا لونڈا ۶۰ھ میں برسرِ اقتدار آئے گا اور یہ بالکل واقع کے مطابق ہے۔ اس لئے کہ یزید بن معاویہ اسی ۶۰ھ میں بادشاہ بنا، پھر ۶۴ھ تک زندہ رہ کر مر گیا (فتح الباری ج ۱۳، ص ۸)

حدیث نمبر ۲: حضرت ابوعبیدہ اور حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ. (الصواعق المحرقہ ص۲۲۱)

ترجمہ: اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، فرماتے تھے کہ سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنو اُمیہ کا آدمی ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا۔

حدیث نمبر ۳ : عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس کسی شخص نے امیر معاویہؓ کو بُرا بھلا کہا تو اُنہوں نے اس کو تین کوڑے لگوائے۔ اور جس آدمی نے ان کے بیٹے یزید کو امیرالمؤمنین کہا اس کے اُنہوں نے بیس کوڑے لگوائے۔ اسی طرح ابن سیرین وغیرہ نے خلیفہ مہدی سے نقل کیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص۲۲۱)

(۵۹) تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا

حدیث نمبر۱ : حضرت رفاعہ بن رافع

فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا: فَاِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِاللّٰہَ وَ کَبِّرْہُ وَھَلِّلْہُ.

ترجمہ: کہ اگر تجھے قرآن آتا ہو تو قراۃ کر، ورنہ پس اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کر اور اس کا کلمہ پڑھ۔

(ترمذی ص ۷۰، ج ۱)

حدیث نمبر ۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ

سے روایت ہے: جَاءَ رَجُلٌ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنِّی لَا اسْتَطِیْعُ اَنْ آخُذَ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْنِی مَا یُجْزِءُنِی قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

ترجمہ: ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پس اُس نے کہا

کہ میں تھوڑا سا قرآن بھی یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس مجھے ایسی چیز سکھا دیجئے جو مجھے (نماز میں) کفایت کرے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ الفاظ کہہ لیا کر: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه.

(ابوداؤد ص ۱۲۸، باب ما یجزئ الامی والاعجمی من القراءة)

حدیث نمبر۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: قَالَ نَهَانَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رضی اللّٰه عنه اَنْ نَّؤُمَّ النَّاسَ فِی الْمُصْحَفِ.

ترجمہ: فرمایا کہ ہمیں امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے اس سے روکا کہ ہم قرآن میں نظر کر کے لوگوں کی امامت کرائیں۔

(کنز العمال، ص ۱۲۵، ج ۸)

تمت بالخیر